روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 14 مئی 2002ء 1423 ہجری - 14 ہجرت 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 107

تین برائیاں

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص تین باتوں سے مبرا ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1- تکبر 2- خیانت 3- قرضہ

(جامع ترمذی کتاب السیرباب الغلول)

اللہ تعالیٰ کی صفات الکبیر اور اکبر پر جاری مضمون کا پرشوکت بیان

فتح مکہ کے وقت آنحضرتؐ شہر میں سر جھکاتے ہوئے داخل ہوئے

متکبر لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہیں کر سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10- مئی 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 مئی 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت الکبیر' الاکبر پر جاری مضمون کی لغوی تشریح کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف پہلوؤں پر آیات قرآنیہ' احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس خطبہ میں یہ مضمون انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور نے بیان فرمایا کہ الکبیر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے جس کے معنی عظیم اور بلند شان والا کے ہیں۔ کبیر کا لفظ صغیر کی ضد ہے۔ المتکبر خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے سے بالاتر ہستی ہے۔ الاکبر بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔ اللہ اکبر کا مطلب ہے کہ اللہ کبیر ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ اللہ اکبر کبیر کہ اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ سب سے بڑا اور عظیم ہے۔

لغوی تشریح کے بعد حضور انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا صفات کا تذکرہ ہے۔ سب سے پہلے حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 35 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے:۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو پہلے تو نصیحت کرو' پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر عندالضرورت انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر تمہیں ان پر زیادتی کا کوئی حق نہیں۔ یقیناً اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی ہے کہ لوگو انکسار اختیار کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی فخر نہ کرے۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب بھی آپؐ رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے روایت بیان کی ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد دنبہ لایا گیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے اس پر اللہ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور فرمایا کہ یہ قربانی میرے اور میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں دی۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ فتح خیبر کے وقت آپؐ اللہ اکبر خربت خیبر کہہ کر قلعہ میں داخل ہوئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو علو انکسار کے رنگ میں' دیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے وقت بھی اپنا سر اللہ کے حضور جھکائے رکھا جس طرح کہ آپؐ ابتلا کے ایام میں جھکایا کرتے تھے۔ انسان ایک عاجز مخلوق ہے لیکن اپنی شامت اعمال کی وجہ سے کبر کرتا ہے اور اس میں کبر و رعونت آجاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ہر دم یہ دیکھے کہ میری ہستی کس قدر ہیچ ہے۔ بے کس بڑھیا کے ساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آوے جیسا کہ بادشاہ کے ساتھ پیش آتا ہے۔ تب ہی وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکتا ہے۔ بڑی قوم کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ چھوٹی قوموں کو کوسا نہ کریں۔ قیامت کے دن انسان سے قومیت کی وجہ سے سوال نہ ہوگا بلکہ اعمال کی وجہ سے پوچھا جائیگا اسی لئے آنحضورؐ نے فاطمہؓ کو فرمایا تھا کہ تو رسول اللہؐ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بخشی نہ جائیگی۔ امراء غریب کو سلام کرتے وقت حقارت محسوس کرتے ہیں اور حق اللہ کی ادائیگی میں بھی امرا کو دقت پیش آتی ہے۔ نماز کے موقع پر غریب کے پاس کھڑا ہونا برا لگتا ہے اور اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں یوں امرا بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ امرا میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے اس لئے عبادت نہیں کر سکتے اسی طرح حقوق العباد بھی ادا نہیں کرتے۔ خدمت خلق بہت بڑی عبادت ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ جو دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں وہ اس میں خود مبتلا نہ ہو جائیں۔ تم لوگ باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ اور بد بخت ہے وہ جو نہیں بخشتا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات اس مضمون کے حوالہ سے بیان کئے۔ جلسہ مذاہب عالم میں پڑھا جانے والا مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیشگی خبر دی کہ ''یہ مضمون سب پر بالا رہیگا'' خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہوتا ہے۔

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کیلئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔''

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ ''ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔''

امرائے اضلاع و صدر صاحبان/مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین' ہونہار اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ

باقی صفحہ 8 پر

خصوصی درخواست دعا

مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال لکھتے ہیں مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دو سال سے بیمار ہیں۔ کئی دفعہ کیموتھراپی اور ریڈیوتھراپی کا علاج ہو چکا ہے لیکن صحت مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خطبہ جمعہ

عزیز' صاحب عزت کو کہتے ہیں مگر ایسا صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو

خدا عزیز ہے- ان کو عزت دیتا ہے جو اس کے ہو رہتے ہیں

حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ ہی سے آتی ہے- وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے

(آیات قرآنیہ' احادیث نبویۃ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم مارچ 2002ء بمطابق یکم امان 1381 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا

خدا تعالیٰ کی صفات پر جو سلسلہ مضمون جاری ہے اس میں آج بھی ہم صفت عزیز کو لیں گے اور صفت عزیز قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی استعمال ہوئی ہے اس کے حوالہ سے انشاء اللہ اس مضمون پر روشنی ڈالوں گا- عزیز' اصل میں صاحب عزت کو کہتے ہیں لیکن وہ صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو اور زبردستی نہ ہو- عزیز بادشاہ کو بھی کہتے ہیں مگر اس عزت میں جبر بھی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی عزت کی جاتی ہے- اگر اس کی جبری طاقت ختم ہو جائے تو اس کی کوئی بھی عزت باقی نہیں رہے گی- لیکن صفت عزیز سے مراد یہ ہے جو صاحب عزت اور صاحب غلبہ ہے- دونوں باتیں بیک وقت اس میں پائی جاتی ہیں- آج میں اس سلسلہ میں پہلی آیت جو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے- (-) سورۃ آل عمران آیت 7)

وہی ہے جو تمہیں رحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے- کوئی معبود نہیں مگر وہی' کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا-

دوسری آیت ہے (-) (سورۃ آل عمران آیت 19)

اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں)- کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا-

حضرت زبیر بن العوامؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے مقام پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: (-) اور اس کے بعد آپؐ نے کہا: اے میرے رب! میں بھی اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں-

(مسند احمد بن حنبل - مسند العشرۃ المبشرین)

حمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جس کو اگر کوئی بندہ واقعۃً دل سے کہے تو وہ آگ پر حرام کر دیا جاتا ہے- اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (روای سے) کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ کلمہ کیا ہے- وہ کلمہ اخلاص ہے جس کے ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمدؐ اور آپ کے صحابہ کو عزت بخشی- وہ کلمۃ التقویٰ ہے جس کے پڑھنے کے لئے نبی کریم نے اپنے چچا ابو طالب سے ان کی وفات کے وقت اصرار کیا- یعنی کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ -

(مسند احمد بن حنبل - مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ

اصل میں لا الٰہ الا اللہ جب کہتے ہیں تو دنیا کے تمام دوسرے معبود جن کی طرف انسان جھکتا ہے یا معبود نہ بھی سمجھے تو ان سے اپنے لئے عزت یا غلبہ حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف جھکتا ہے سب کی کلیۃً نفی ہو جاتی ہے- صرف ایک اللہ کی ذات رہتی ہے- اس لئے ہمیں ہر بات میں خدا ہی کی طرف دوڑنا پڑے گا- تو یہ خلاصہ ہے (دین) کا لا الٰہ الا اللہ-

حضرت ابو لیلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کی کہ میرا بھائی بیمار ہے- آپؐ نے پوچھا: تیرے بھائی کو کیا بیماری لاحق ہے؟ اعرابی نے جواب دیا: اسے جنون ہو گیا ہے- آپؐ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آؤ- وہ اعرابی گیا اور اپنے بھائی کو لے آیا- آپؐ نے اسے اپنے سامنے بٹھا لیا- راوی کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ آپؐ نے اس پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا''- سب سے پہلے تو سورۃ فاتحہ ہی ہے جو شفا کا حکم رکھتی ہے اور اس کو میں نے بھی ذاتی تجربہ میں دیکھا ہے کہ جب کوئی اور دوائی میسر نہ آئے تو سورۃ فاتحہ کو بطور شفا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بیماری بالکل قلع قمع ہو جاتی ہے- تو سب سے پہلے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا پھر-'' سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات اور اس کی درمیانی دو آیات اور آیت الکرسی اور اس کی آخری تین آیات' اور (اسی طرح) سورۃ آل عمران کی ایک آیت (کا دم کیا)- اور (اسی طرح) سورۃ الاعراف کی آیت اور سورۃ المومنون کی آیت- اور سورۃ الجن کی آیت اور سورۃ الصافات کی پہلی دس آیات اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اور سورۃ اخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کا دم کیا''- یہ ساری باتیں معلوم ہوتا ہے وہ راوی بڑا ذہین تھا اس نے مسلسل یاد رکھی ہیں-'' اس پر وہ اعرابی کھڑا ہو گیا- وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور بیماری کا نام ونشان تک نہ تھا- (سنن ابن ماجہ - کتاب الطب)

دم جو ہے اس میں جان تو ہے مگر دعائیہ طور پر دم پڑھنا چاہئے- محض دم کوئی ایسا کلمہ نہیں ہے کہ دم کیا اور وہ اگلا آدمی ٹھیک ہو گیا- دم کے اندر دعا اور التجا ہے اور سب سے بڑا دم سورۃ فاتحہ کا ہے- (-) (سورۃ آل عمران آیت 27)

تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے- اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے- خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے- یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے-

یہ دائمی قدرت سے مراد عزیز ہے- اور اس کے متعلق میں تشریح کر چکا ہوں عزیز میں دائمی قدرت عزت والی قدرت مراد ہے-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نے ایک بار) یہ دعا کی کہ اے اللہ! تو ابو جہل بن ہشام یا عمرؓ کے ذریعہ اسلام کو عزت وغلبہ بخش- راوی

کہتے ہیں کہ اگلی ہی صبح عمرؓ رسول اللہ کے پاس آئے اور اسلام قبول کرلیا۔

(ترمذی کتاب المناقب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) یہ دعا کی اے اللہ تو اسلام کو خاص طور پر عمر بن الخطاب کے ذریعہ عزت اور غلبہ بخش۔

(ابن ماجہ' کتاب المناقب)

اب یہ جو روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ بہت ہی قطعی ہے اس لحاظ سے کہ عمر بن الخطاب کے ذریعہ آپ کو کیوں خیال آیا آخر۔ ابوبکر کے ذریعہ کہتیں تو بات ہوتی۔ یعنی یہ اپنے نفس کی کوئی حکایت ہوسکتی تھی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کا یہ فرمانا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت بخشنے کی دعا کی تھی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ھند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! خدا کی قسم (ایک وہ زمانہ تھا کہ جب) روئے زمین پر موجود گھرانوں میں آپؐ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا کہ جس کے بارے میں میری دلی تمنا ہو کہ اللہ انہیں ذلیل کردے۔ اور اب روئے زمین پر موجود گھرانوں میں آپؐ کے گھرانے سے بڑھ کر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے بارے میں میری یہ دلی خواہش نہ ہو کہ اللہ ان کو عزت بخشے۔

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ و نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے' میرے بھی تمہارے گھرانے کے متعلق ایسے ہی جذبات ہیں۔

(مسلم - کتاب الاقضیه)

حضرت ابوحوراء بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر کی نماز میں پڑھنے کے لئے کچھ کلمات سکھائے جو یہ تھے:۔

یعنی ''اے میرے اللہ مجھے بھی ہدایت عطا فرما؛ ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت عطا کی ہے''۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکسار تھا۔ لوگوں نے تو آپ ہی کے ذریعہ ہدایت حاصل کی۔ لیکن آپ انکساری کی حالت میں خدا سے عرض کرتے ہیں مجھے بھی ان لوگوں کے ساتھ ہدایت عطا فرما جن کو تو نے ہدایت عطا فرمائی ہے۔'' اور مجھے بھی صحت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے صحت و عافیت عطا فرمائی ہے۔ اور میرا بھی ولی بن جا ان لوگوں کے ساتھ جن کا تو ولی ہوگیا ہے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے' اس میں برکت نازل فرما۔ اور جو کچھ تو نے مقدر کر چھوڑا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ تو جو چاہے فیصلہ کرسکتا ہے جبکہ تیری مرضی کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور جس کا تو ولی ہوجائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تو دشمن ہو وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ اور اے ہمارے رب! تو بہت برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

(ابو داؤد - کتاب الصلاۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''انسان چاہتا ہے کہ دنیا میں معزز اور محترم بنے لیکن حقیقی عزت اور سچی تکریم خداتعالیٰ سے آتی ہے۔ وہی ہے جس کی یہ شان ہے (۔)

(الحکم 10مئی 1905ء صفحہ 5)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے اور چاہے تو جہاں راحت کی روشنی ہے وہاں دکھوں کی تاریکی کردے۔ وہ چاہے تو بروں سے بھلے اور بھلوں سے برے بنادے۔ جسے چاہے عزت دے' جسے چاہے ذلیل کرے۔ یہ دعا نبی کریمؐ و صحابہؓ نے مانگی۔ خدا نے ان کو عزت دی۔ نیک و ممتاز انسان بنایا۔''

(ضمیمه اخبار بدر - قادیان - 27مئی 1909ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کہہ اے بار خدایا اے مالک الملک! تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ ہر یک خیر کہ جس کا انسان طالب ہے' تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ تو ہر یک چیز پر قادر ہے''۔

سورۃ آل عمران کی آیات 62-63(۔) پس جو تجھ سے اس بارے میں اس کے بعد بھی جھگڑا کرے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے تو کہہ دے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ یقیناً یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت تمیم الداریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امر (یعنی اسلام کا پیغام) وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ شہروں اور دیہات میں کوئی گھر ایسا نہیں چھوڑے گا جس میں اس دین کو داخل نہ کرے' عزت کے ہر مستحق کو ایسی عزت دیتے ہوئے جس کے نتیجے میں اسلام کو مزید غلبہ حاصل ہوگا اور ذلت کے ہر مستحق کو ایسی ذلت دیتے ہوئے جس کے نتیجے میں کفر مزید رسوا ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت تمیم الداری کہا کرتے تھے کہ میں نے یہ بات خود اپنے گھر میں مشاہدہ کی ہے۔ چنانچہ ان میں سے جنہوں نے اسلام قبول کیا' انہیں تو بھلائی اور شرف اور عزت نصیب ہوئی اور جو کافر ہے' انہیں ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی اور جزیہ دینے پر مجبور ہونا پڑا۔

(مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین)

اب یہ سب احمدی گھر اس بات کے گواہ ہیں کہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کی برکت سے ان کو بہت عزت ملی اور جو ان کے رشتہ دار انکاری تھے وہ بہت ذلیل و رسوا ہوکر اپنے ہی دیہات میں ادھر ادھر کھپ مرگئے۔ لیکن جن کو خداتعالیٰ نے احمدیت کی توفیق عطا فرمائی وہ ساری دنیا میں پھیل گئے اور بہت ہی عزت اور تکریم اور اس کے علاوہ مالی منفعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ تو یہ ایک روزمرہ کا جماعت کا تجربہ ہے اس میں کسی پہلو سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(۔)(سورۃ ال عمران 126-127)

کیوں نہیں۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو جبکہ وہ اپنے اسی جوش میں (کھولتے ہوئے) تم پر ٹوٹ پڑیں تو تمہارا رب پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ نے یہ (وعدہ) محض تمہیں خوشخبری دینے کے لئے کیا ہے اور تا کہ اس سے تمہارے دل اطمینان محسوس کریں اور (امر واقعہ یہ ہے کہ) مدد محض اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اب یاد رکھیں یہ جو فرشتوں کا نزول ہے' یہ وعدہ مسلمانوں کی دلی تسلی کی خاطر دیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اتریں یا نہ اتریں ہر مدد اللہ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔ اللہ فیصلہ کرے مدد کا تو ضرور وہ مدد نصیب ہوتی ہے۔ اس کی تشریح اسی آیت نے آخر پر کردی کہ ساری مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے باقی فرشتے تو تم لوگوں کی دلی تسلی کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! خداتعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کردیا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: **الحمدللہ الذی نصر عبدہ و اعز دینہ** کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت بخشی۔

(مسند احمد بن حنبل - مسند المکثرین من الصحابه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اکیلے ہی اپنے لشکر کو عزت بخشی اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس نے اکیلے ہی تمام مخالف گروہوں کو شکست دی۔ پس اس کے بعد تو کچھ بھی نہیں ہے۔

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین)

اب سورۃ النساء کی آیت 57 ہے (۔) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کے چمڑے گل جائیں گے ہم انہیں بدل کر دوسرے چمڑے دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کو چکھیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

اب یہ دیکھیں یہاں ظاہری طور پر لگتا ہے کہ چمڑے گل رہے ہیں اور پھر چمڑے

پہنائے جارہے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ یہ جو ساری کائنات ہے' جنت اس ساری کائنات پر حاوی ہے۔ تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر جہنم کہاں ہے؟ یہ جو دماغ میں خیال ہے نا کہ ایک بہت اونچی جگہ' کسی جگہ کوئی گڑھا ہے جہنم کا اس میں آگ جل رہی ہے یہ وہم ہے۔ قرآن کریم نے یہ سب وہم دور کر دئے ہیں بلکہ تمثیلات کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا جہنم بھی وہیں ہے مگر تم لوگوں کو شعور نہیں۔ پس یہ جو کائنات ہم دیکھ رہے ہیں اسی میں دنیا والوں کی جنت بھی ہے اور اسی میں جہنم بھی ہے اور قیامت کے دن زیادہ قریب سے دکھائی جائیں گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''بہشت میں بھی ہر روز ایک تجدد ہوتا رہے گا''۔ یعنی بہشت کے متعلق یہ خیال کہ ایک جگہ ٹھہری ہوئی جگہ ہے کہ شہد ہے بس وہیں سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہم ہے۔ بہشت جس میں ایک ہی جگہ ایک وقت میں ایک ہی طرح کا رہنا ہو وہ تو بور کرنے والی چیز ہے۔ اس لئے یہ وہم غلط ہے کہ جنت ایک ہی جگہ پر ایک ہی طرح کی ٹھہری ہوئی چیز ہے۔ اس میں تجدد ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت کی حالت تبدیل کرتا رہے گا۔ پھر لکھا ہے: اسی طرح دوزخیوں پر بھی لکھا ہے (۔) مگر خدا کا تجدد بے پایاں ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ خدا کے کاموں میں انتہا نہیں۔ فرماتا ہے ولدینا مزید یعنی زیادتی ہوتی رہے گی''۔

(البدر۔ جلد اول نمبر 12۔ بتاریخ 16/ جنوری 1903ء صفحہ 98)

اب یہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق آیت ہے (۔) (سورۃ النساء: 158-159)

(۔) اب سورۃ النساء کی آیات 165-166 (۔) اور کئی رسول ہیں جن کا بیان ہم تجھ پر پہلے ہی کر چکے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کے قصص ہم نے تجھ پر نہیں پڑھے اور موسیٰ سے اللہ نے بکثرت کلام کیا۔ کئی بشارتیں دینے والے اور انذار کرنے والے رسول (بھیجے) تا کہ لوگوں کے پاس رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے مقابل پر کوئی حجت نہ رہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ (۔)

''اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حفاظت سے بکلی دست بردار ہو جائے مثلاً اگر کوئی گھر بناوے اور اس کے تمام کمرے سلیقہ سے تیار کرے اور اس کی تمام ضرورتیں جو عمارت کے متعلق ہیں باحسن وجہ پوری کر دیوے اور پھر مدت کے بعد اندھیریاں چلیں اور بارشیں ہوں اور اس گھر کے نقش و نگار پر گرد و غبار بیٹھ جاوے اور اس کی خوبصورتی چھپ جاوے اور پھر اس کا کوئی وارث اس گھر کو صاف اور سفید کرنا چاہے مگر اس کو منع کر دیا جاوے کہ گھر تو مکمل ہو چکا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ منع کرنا سراسر حماقت ہے۔ افسوس کہ ایسے اعتراضات کرنے والے نہیں سوچتے کہ تکمیل شے دیگر ہے اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے' ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں' خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے (۔) یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔''

(شہادت القرآن۔ صفحہ 47-48)

اب یہ آیت ہے اس میں بھی عزیز حکیم کا ذکر آتا ہے۔ (۔) (سورۃ المائدہ: 39)

اور چور مرد اور عورت سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اس کی جزا کے طور پر جو انہوں نے کمایا (یہ) اللہ کی طرف سے بطور عبرت (ہے) اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غزوہ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی۔ اس پر اس کے خاندان والے اسامہ بن زید کے پاس دوڑے آئے کہ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے لئے) سفارش کریں۔ جب آپؐ سے اسامہ نے عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟۔ اس پر اسامہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو صرف اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر ان میں سے کوئی بڑے خاندان والا چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور (خاندان والا) چوری کرتا تو وہ اس پر حد نافذ کر دیتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے' اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اس عورت نے بہت اچھی طرح توبہ کی اور شادی بھی کی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وہ عورت اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی تھی اور میں اس کی حاجت روائی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتی تھی۔ (بخاری کتاب المغازی) ۔یعنی اس کو جو ضرورتیں پیش آتی تھیں وہ حضرت عائشہؓ کی طرح رجوع کیا کرتی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلسل اس سے شفقت کا سلوک فرماتے رہے۔ (۔) (سورۃ المائدہ 118-119)

''میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تو نے مجھے حکم دیا تھا''۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے۔ ''کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دے دی' فقط ایک تو ہی ان پر نگران رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے''۔

جسرہ بنت دجاجہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابوذر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک ہی آیت نماز میں بار بار دہراتے رہے اور وہ آیت یہ تھی (۔) کہ اگر تو ان کو عذاب دینا چاہے تو یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کو بخشنا چاہے تو تو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ (ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)

(الفضل انٹرنیشنل 5/ اپریل 2002ء)

خالد محمود شرما

تازہ پھل اور ان کا جوس

کئی بیماریوں کا قدرتی علاج

ارشاد خداوندی ہے کہ:۔

''پس چاہئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے (اور دیکھے) کہ ہم نے بادلوں سے پانی کو خوب برسایا ہے۔ پھر زمین کو خوب پھاڑا ہے۔ چنانچہ اس پھاڑنے کے نتیجہ میں ہم نے اس میں قسم قسم کے دانے اگائے ہیں۔ اسی طرح انگور اور سبزیاں نیز زیتون اور کھجوریں۔ اور اس کے ساتھ ہی گھنے باغات بھی اور میوے بھی اور خشک گھاس (اور جھاڑیاں بھی) یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے۔ (پیدا کیا گیا ہے)'' (سورۃ عبس آیات نمبر 25 تا 33)

جب انسان اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں پر غور کرے تو اس کو معلوم ہوگا کہ رب العالمین نے اس کے لئے غذائی ضرورتوں کا کیسا اعلیٰ نظام پیدا فرمایا ہے۔ اگر ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی طرف دیکھیں اور غور کریں تو معلوم ہوگا کہ خدا نے ہماری جسمانی پرورش کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اس نے ہماری خاطر آسمان سے پانی برسا کر ہماری زمین کو زرخیز کیا اور اس میں سے طرح طرح کی سبزیاں اور ہر قسم کے پھل پیدا کئے۔ جن کا استعمال ہماری صحت مند زندگی میں بہت اہم ہے۔

جیسے جیسے ہماری میڈیکل سائنس ترقی کرتی جارہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے لئے انسان کا شعوری ارتقاء ہو رہا ہے اور کائنات کے ان

رازوں سے پردہ اٹھ رہا ہے جو انسان سے آج تک پوشیدہ تھے۔

جوس پینے کا موزوں وقت

بعض اوقات کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈے جوس کا ایک گلاس آپ کو تسکین کا احساس دلاتا ہے۔ مگر جوس پینے کا یہ طریقہ بہترین نہیں ہے۔ پھلوں کا رس پینے کا موزوں وقت وہ ہے جب آپ خالی پیٹ ہوں اس طرح جوس فوری طور پر ہضم ہو کر جسمانی نظام کا حصہ بن جاتا ہے۔ اگر آپ بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ جوس پئیں گے تو وہ کئی گھنٹوں تک نظام انہضام میں موجود کھانے کے ساتھ پڑا رہے گا جس کی وجہ سے کئی نقصان دہ تیزاب اور گیسیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اگر آپ جوس پینا چاہتے ہیں تو کھانا کھانے سے ذرا پہلے پئیں کیونکہ جب تک آپ کھانا شروع کریں گے جوس ہضم ہو چکا ہوگا اور جسم کو اس سے بہترین فائدہ مل چکا ہوگا۔

تاہم صرف پھلوں کا جوس پینے سے ہی بیماریوں کا معجزاتی علاج نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے آپ کو اپنی صحت کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہئے۔ دوسری طرف بلاوجہ بہت زیادہ جوس پینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

ذیل میں کچھ پھلوں اور سبزیوں کے جوس کے بارے میں نہایت اہم اور مفید معلومات پیش کی جارہی ہیں۔

سیب

اگرچہ سیب میں وٹامن زیادہ مقدار میں نہیں ہوتے مگر اس میں مفید معدنی اجزاء خاص طور پر پوٹاشیم اور فاسفورس کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ سیب کا جوس خون صاف کرتا ہے اور طاقت کا بہترین ٹانک ہے۔ یہ جلد، گردوں اور نظام انہضام کے لئے بہت کارآمد ہے۔ اس میں موجود میلک اور ٹینک ایسڈ آنتوں کی صفائی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ان تمام فوائد کے باوجود اگر سیب پرانے اور باسی ہوں تو ان کا جوس نامناسب بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جن سیبوں پر کیڑے مار ادویات کا استعمال کیا گیا ہو ان سے صحت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات کیڑے مار ادویات سے کینسر بھی ہو سکتا ہے۔

گاجر

گاجر کے جوس میں بیٹا کیروٹین (Beta Carotene) وٹامنز اور معدنی اجزاء کی وافر مقدار پائی جاتی ہے۔ اس جوس کے درج ذیل فوائد ہیں۔

1۔ گاجر کا جوس بلغم اور ریشے کی زیادتی کو ختم کرتا ہے۔

2۔ اس سے بھوک زیادہ لگتی ہے۔ اور ہاضمہ بہتر ہو جاتا ہے۔

3۔ یہ ہڈیوں اور دانتوں کی ساخت کو بہتر کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے مفید ہے۔ نارمن واکر لکھتا ہے کہ گاجر کے جوس کا ایک پائنٹ (تقریباً آدھا لیٹر) اگر روزانہ پیا جائے تو جسمانی تعمیر میں اس کی اہمیت 25 پاؤنڈ وزن کے برابر کیلشیم کی گولیوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

4۔ گاجر کا جوس خواتین میں چھاتی کے دودھ کی کوالٹی کو بہتر کرتا ہے۔

5۔ السر اور کینسر کے علاج میں بھی مفید ہے۔

6۔ یہ آنکھوں، گلے، ٹانسلز اور سانس کے نظام کے انفیکشن سے بچاتا ہے۔

7۔ گاجر کا جوس آنتوں اور جگر کے علاوہ جلد اور آنکھوں کی بیماریوں سے صحت یابی کے عمل کو تیز کرتا ہے۔

امرود

اگر آپ کو وٹامن سی کی بہت زیادہ مقدار چاہئے تو وہ آپ کو امرود میں ملے گی۔ اس میں وٹامن سی کی مقدار سنگترے سمیت تقریباً تمام پھلوں سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ امرود کھانے سے یا اس کا جوس پینے سے قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ مگر زیادہ مقدار میں کھانے سے بعض اوقات الٹا قبض بھی ہو سکتی ہے۔ امرود سے بھوک بڑھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

لیموں

انسانی جسم کے نظام کی صفائی کے لئے لیموں ایک بہترین چیز ہے اور اس کے جوس کے بے شمار فوائد ہیں۔ Dian Dincin Buchman اپنی کتاب "ہربل میڈیسن" میں لکھتی ہے کہ کسی بھی قسم کے بخار یا سوزش میں پانی ملا لیموں کا جوس ایک مناسب مشروب ہے جو ٹھنڈک اور تسکین کا باعث ہوتا ہے۔

خون کو صاف کرنے کی خاصیت کی وجہ سے لیموں کا جوس پھوڑے پھنسیوں اور دوسرے جلدی مسائل کا خاتمہ کرتا ہے۔ ہاضمے کو بہترین کرتا ہے اور انفیکشن کو ختم کرنے اور اس سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے بلغم جلد خارج ہو جاتی ہے، آنتوں کے کیڑے ختم ہو جاتے ہیں اور یہ گلے کی خرابی اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ لیموں کا جوس بہت تیزابی ہوتا ہے اس کو خالص حالت میں نہیں پینا چاہئے کیونکہ یہ دانتوں اور معدے کی سطح کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے لیموں کے خالص جوس کو پانی یا کسی دوسرے مشروب میں ملا کر پینا چاہئے۔ سکنجبین اس کی بہترین مثال ہے اگرچہ لیموں میں تیزابیت ہوتی ہے مگر اس کی دیرپا تاثیر تیزاب مخالف (Alkaline) ہوتی ہے اور یہ جسم میں پائے جانے والی تیزابی کیفیت کو ختم کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

سنگترہ

سنگترہ ایک اچھی چیز ہے۔ 1948ء سے لے کر 1984ء تک امریکہ میں سنگترے کے جوس کا استعمال تقریباً 12 ہزار فیصد بڑھا۔ سنگترے میں وٹامن سی کافی مقدار میں ہوتا ہے مگر انسان کو صرف وٹامن سی کی ہی تو ضرورت نہیں ہوتی۔

سنگترے میں نہایت ہی مفید اجزاء Bio Flavonides بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر ان کی زیادہ مقدار جوس میں نہیں بلکہ سنگترے کے گودے میں پائی جاتی ہے۔

تازہ سنگتروں کی ایک صحت افزا خوبی یہ ہے کہ درخت پر لگے لگے پکتے ہیں مگر لمبا عرصہ سٹوریج میں رکھے گئے سنگترے غذائی طور پر زیادہ بہتر نہیں ہوتے۔

پپیتا

پپیتے میں کئی بیماریوں کے علاج کی خاصیت پائی جاتی ہے کچے پپیتے میں بہت سے خامرے یا انزائم (Enzyme) پائے جاتے ہیں۔ Papain ایک ایسا انزائیم ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پپیتے کا جوس پینے سے ہاضمے کے مسائل دور ہو جاتے ہیں۔ پپیتے میں موجود انزائیم Fibrin شاذ و نادر ہی کسی دوسرے پھل یا پودے میں پایا جاتا ہے۔ یہ خون کو جمنے میں مدد دیتا ہے اور اس کی وجہ سے جسم کے اندرونی اور بیرونی زخم جلد بھر جاتے ہیں۔ سبز پپیتے کا جوس آنتوں کی بیماریوں مثلاً السر کو بہت جلد ٹھیک کر دیتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ پپیتے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا جوس جسم کی تقریباً تمام بیماریوں کے علاج میں معاون و مفید ثابت ہوتا ہے۔

گنا

شکر کی تمام قسموں میں سے گنے میں پائی جانے والی شکر سب سے قدرتی اور سب سے مفید ہے۔ اس میں پائے جانے والے چند فالتو حرارے بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے مگر بوتلوں میں پائی جانے والی سفید چینی حراروں کے باوجود آپ کی صحت کے لئے بہترین نہیں ہے۔

ٹماٹر

سرخ رنگت، جوس سے بھرپور اور قدرتی طور پر پکے ہوئے ٹماٹر وٹامنز اور معدنی اجزاء سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ان کا جوس بہت مفید ہوتا ہے اور شوگر کے مریضوں کے لئے اچھی غذا ہے۔ سبز اور کھٹے ٹماٹروں میں یہ خوبیاں نہیں پائی جاتیں۔

نارمن واکر اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ڈبوں میں محفوظ شدہ ٹماٹر استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ جب ٹماٹروں کو چولہے پر پکایا جاتا ہے تو ان میں موجود تیزاب غیر نامیاتی بن جاتے ہیں اور جسم پر ان کے دیرپا اثرات زیادہ اچھے نہیں ہوتے۔

انناس

انناس میں ہاضمے میں مدد دینے والے انزائم Bromelain پائے جاتے ہیں۔ انناس کا جوس گلے کی خرابی اور حلق کی سوزش میں آرام پہنچاتا ہے۔ اس سے بلغم کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انناس کا جوس گردوں کی کارکردگی بھی بہتر بناتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حمل کے دوران کچے یا بہت زیادہ پکے ہوئے انناس کا استعمال خواتین کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح انناس کا جوس خالی پیٹ بھی نہیں پینا چاہئے۔

خربوزہ اور تربوز

ان پھلوں میں چونکہ زیادہ تر پانی ہوتا ہے اور فائبر کی مقدار کم ہوتی ہے اس لئے اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا کہ آپ ان پھلوں کو کھاتے ہیں یا ان کا جوس پیتے ہیں۔ یہ ٹھنڈے پھل شمار ہوتے ہیں اور پیشاب کے اخراج کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ قبض کی شکایت بھی دور کرتے ہیں۔ اگر خربوزوں کو لیموں کے جوس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو جسم سے فالتو یورک ایسڈ خارج ہوتا ہے۔

ناریل

ناریل کا پانی قدرتی طور پر محفوظ اور جراثیم سے پاک ہوتا ہے اور اس میں بہت سے مفید معدنی نمکیات بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ ناریل کا پانی پیشاب کے اخراج میں مدد دیتا ہے اس لئے یہ پیشاب کی شکایت اور گردے کی پتھری جیسی بیماریوں میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اس پانی میں بیکٹریا کو ختم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور بھارت میں کئی جگہ اسے ہیضے کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ چونکہ ناریل کے پانی کی تاثیر بہت ٹھنڈی ہوتی ہے اس لئے دمہ، کھانسی، نزلہ زکام اور اسی طرح کی دوسری بیماریوں میں مبتلا افراد کو یہ پانی استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ خواتین کو حمل کے دوران بھی ناریل کا پانی پینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ڈبوں میں محفوظ جوس

ایسے جوسز میں بہت سی چینی اور مصنوعی رنگوں کا استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ ان کی رنگت، ذائقے اور گاڑھے پن کو محفوظ کرنے کے لئے کئی اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے جو صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ ڈبے میں محفوظ شدہ جوس کے لیبل انتہائی غور سے پڑھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ بہت سے خالص کہلانے والے جوس دراصل خالص نہیں ہوتے اور وٹامن سی سے بھرپور جوس میں مصنوعی وٹامن سی ڈالا جاتا ہے۔ تاہم اگر آپ ڈبے یا کین کا جوس خریدنا ہی چاہتے ہیں تو ایسے جوس خریدیں جنہیں پھلوں سے نکالنے کے بعد فوری طور پر منجمد کیا گیا ہو کیونکہ اس طریقے سے جوس میں غذائیت اور مفید انزائیم محفوظ رہتے ہیں۔

دنیا کی دولت مند ترین شخصیات

دنیا کے صف اول کے دولت مند اشخاص میں پہلے نمبر پر جاپان موٹر کمپنی کے چیف ایگزیکٹو کارلوس گھوسن کو قرار دیا گیا ہے۔ 47 سالہ کارلوس کو رینالٹ کمپنی نے نسان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھالا دینے کے لئے عہدے کا چارج سنبھالا اور حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے دولت مند ترین شخص بن گیا۔ مائیکرو سافٹ کے مالک بل گیٹس دوسرے نمبر پر انہوں نے گزشتہ سال کے دوران 30 ارب ڈالر کمائے۔ امریکی انٹرنیٹ کمپنی AOL کے چیئرمین اور اس کمپنی کے چیف ایگزیکٹو مشترکہ طور پر تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سعودی عرب کے پرنس ولید بن طلال 18 ویں نمبر پر بھارت کے 55 سالہ این آر مورتی 21 ویں نمبر پر ہیں انہیں بھارت کا امیر ترین شخص قرار دیا گیا یہ سافٹ ویئر بناتے ہیں۔

تبصرہ کتب

کلام حسن رہتاسی

نام کتاب	:	کلام حسن رہتاسی
تحقیق وتحریر	:	ابن آدم
تعداد صفحات	:	250
قیمت	:	60روپے
ناشر	:	سلطان القلم اکیڈمی راولپنڈی

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 میں اپنے 313 رفقاء کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں 34 ویں نمبر پر حضرت منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم کا نام ہے۔ حضرت منشی گلاب دین رہتاسی کی ایک نظم حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 ص 85-84 پر درج کر کے اس نظم کو حیات جاودانی بخش دی۔ حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسی کے فرزند ارجمند حضرت حسن رہتاسی سلسلہ کے معروف شاعر تھے۔ ہجو گوئی اور مزاحیہ شاعری کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ آپ کا کلام جماعتی رسائل وجرائد کے علاوہ برصغیر کے اخبارت ورسائل کی بھی زینت رہا۔ آپ کا شمار برصغیر کے ممتاز شعراء میں ہوتا ہے اور اردو ادب میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔

سلطان القلم اکیڈمی راولپنڈی کی طرف سے معروف شاعر جناب ابن آدم نے حسن رہتاسی کے کلام کو شائع کیا ہے۔ اس کلام میں نہ صرف حسن رہتاسی کی شاعری کا بیان ہے بلکہ حسن رہتاسی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق قلم اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کے پہلے 141 صفحات جو کہ 14 ابواب پر مشتمل ہیں ان میں حسن رہتاسی کے علاقہ رہتاس، آپ کے والد گرامی، گھریلو خالات اور پھر زندگی نشیب وفراز اور شاعری پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ حسن رہتاسی کے کلام پر مشتمل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی شعراء کے تذکرہ میں حسن رہتاسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”بہت زندہ کلام تھا ان کا۔ احمدی شعراء میں اگر کسی نے ہجو کہی ہے تو انہوں نے کہی ہے“۔ حسن رہتاسی صاحب کا شعر جو انہوں نے سید ولی اللہ شاہ صاحب اور فرزند علی خان صاحب ناظر امور عامہ کے بارہ میں اظہار ناراضگی میں کہا۔

ہوئے ابن علی رخصت تو فرزند علی آئے
ہمارے واسطے سارے ولی ابن ولی آئے

اس شعر کے محاسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ”دونوں مصرعوں میں بڑا شاندار اندرونی جوڑ ہے۔ کیسی سلاست ہے دونوں ناموں کا کس طرح استعمال کیا ہے۔ اگرچہ محل بڑا خطرناک تھا مگر کلام کا حسن بڑا نمایاں ہے“۔

(الفضل 30 رجنوری 1994ء)

حسن رہتاسی نے ہجویہ شاعری کے علاوہ مزاحیہ شاعری بھی کی ہے۔

حمدیہ شاعری کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

الحمد ہے زیبا تجھے اے صانع اکبر
ہر چیز میں ہے صنعت کامل تری مضمر
ممکن ہی نہیں دیکھ کے کیفیت عالم
صنعت تری محصور ہو ادراک کے اندر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ کلام حسن رہتاسی کی یادگار ہیں۔ بادشاہ ہر دوسرا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کہتے ہیں:۔

مقام ارفع واعلیٰ پہ اکثر انبیاء پہنچے
نہ پہنچا کوئی اس حد پر جہاں خیرالوریٰ پہنچے
سر سینا بصد مشکل پہنچ کر تھک گئے موسیٰ
سر عرش علا لیکن محمد مصطفیٰ پہنچے

ایک دوسری نعت کے چند اشعار یہ ہیں:۔

پس از حمد خدا نعت جناب مصطفیٰ کہیے
بھری مجلس میں اوصاف حبیب کبریا کہیے
مگر یہ شرط لازم ہے کہ ہر اک شعر پر میرے
دعا کرتے ہوئے صل علی صل علی کہیے
تری تصویر کے دونوں ہی رخ روشن سے روشن ہیں
محمد مصطفیٰ کہیئے کہ احمد مجتبےٰ کہیئے

حسن رہتاسی کے کلام میں حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود، جماعت اور جماعتی علم کلام کے بارہ میں بہت سی نظمیں موجود ہیں چند اشعار نمونہ کے پیش ہیں:۔

مجھ کو کیا تختوں سے میرا تخت ہے فوق السماء
مجھ کو کیا فوجوں سے میری فوج ہے عون خدا
مجھ کو کیا تیغوں سے میری تیغ ہے صدق وصفا
مجھ کو کیا ڈھالوں سے میری ڈھال ہے اس کی رضا
مجھ کو کیا توپوں سے میری توپ ہے میری دعا
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
”مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار“

خادم احمد کو جب تو نے مسیحا کر دیا
حامی تثلیث چیخ اٹھے کہ یہ کیا کر دیا
جن کے آنے کی توقع تھی ہمیں افلاک سے
قادیاں کی خاک سے کیسے ہویدا کر دیا

قادیاں! مانا تری آب و ہوا اچھی ہے
رات دن اچھے تری صبح ومسا اچھی ہے
لیکن اک چیز جو نایاب ہے دنیا بھر میں
وہ ترے ابن مسیحا کی دعا اچھی ہے

طنز وظرافت کے چند نمونے

کچھ تو جوش شباب میں گزری
کچھ حساب و کتاب میں گزری
عہد طفلی سے بے خبر ہیں ہم
باقی ماندہ خضاب میں گزری

غسل ہے بیکار جب تک لکس وسنلائیٹ نہ ہو
تکیہ ہے آزار جس پر نقش گڈ نائٹ نہ ہو
کالر ونکٹائی، ٹیڑھی مانگ یہ سب کچھ درست
رخ پہ گر چشمہ نہ ہو سائیڈ کبھی رائٹ نہ ہو

حسن رہتاسی کے حالات زندگی ان کے نشیب وفراز اور کلام حسن کے بارہ میں سلطان القلم اکیڈمی، راولپنڈی کی طرف سے شائع ہونے والی یہ کتاب ایک قابل ستائش کوشش ہے جسے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد شائع کیا گیا ہے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجیئے

رپورٹ عبدالہادی شہزاد صاحب

بیت الفضل لنڈن پر نمائش اور مجلس سوال و جواب

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ریجن کے شعبہ دعوت الی اللہ کے زیر اہتمام ماہ جنوری 2002ء میں وانڈز ورتھ میوزیم میں ”بیت الفضل لندن کی تاریخی حیثیت“ کے حوالہ سے ایک معلوماتی نمائش کا بندوبست کیا گیا۔

اس نمائش کا افتتاح 15 رجنوری کو مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے کیا۔ اس موقع پر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم رانا مشہود احمد صاحب ریجنل مربی اور بہت سے دیگر احباب کے علاوہ مقامی اخبار کے نمائندے بھی موجود تھے۔

یہ نمائش مسلسل دو ہفتے نہایت کامیابی سے جاری رہی اور بہت سے افراد نے اسے توجہ اور شوق سے دیکھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ اثر قبول کیا۔ نمائش کے آخری روز میوزیم کے کانفرنس ہال میں ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں 28 رانگریز مہمانوں کے علاوہ مقامی پریس کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق مہمانوں کو پہلے ایک تعارفی ویڈیو فلم دکھائی گئی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور نظام جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا جس میں محترم امام صاحب نے مہمانوں کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ ان سوالات کا تعلق دہشت گردی، جہاد، دین میں شہید کا مقام اور مختلف امور کے بارہ میں دینی تعلیم سے تھا۔ مجلس کے اختتام کے بعد بھی بعض مہمان وہاں موجود احمدی افراد کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے رہے۔

پروگرام کے باقاعدہ اختتام سے قبل مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب ریجنل امیر لندن نے بہت عمدہ انتظامات اور تعاون کرنے پر وانڈز ورتھ میوزیم کی انتظامیہ نیز تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

میوزیم میں لگائی جانے والی یہ نمائش اور اس سے متعلقہ دیگر پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ مقامی اخبارات میں بھی (تصاویر کے ساتھ) عمدہ کوریج دی گئی۔ اس سارے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خاکسار کے ہمراہ ایک ٹیم نے انتھک محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

برطانیہ میں احمدیہ بیوت الذکر

ومراکز دعوت الی اللہ

1	بیت الفضل	لندن
2	بیت الفتوح	مورڈن
3	بیت دارالبرکات	برمنگھم
4	بیت الحمید	بریڈفورڈ
5	بیت المعید	کیمبرج
6	بیت السبحان	کرائیڈن
7	بیت الاحد	ایسٹ لندن
8	بیت ناصر ہال	جلنگھم
9	بیت الرحمٰن	گلاسکو
10	بیت النور	ہنسلو
11	بیت الصمد	ہڈرزفیلڈ
12	بیت الاکرام	لیسٹر
13	دارالامان	مانچسٹر
14	بیت الشکور	آکسفورڈ
15	دارالسلام	ساؤتھ آل
16	احمدیہ مرکز دعوت الی اللہ	ٹوٹنگ

(اخبار احمدیہ برطانیہ مارچ 2002ء)

تحریک وقار عمل سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔

(حضرت مصلح موعود)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مورخہ 20 اپریل 2002ء بروز ہفتہ خاکسار کے بیٹے مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ مکرمہ صائمہ حنا صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد جٹ صاحب اٹھوال دارالیمن غربی ربوہ سے ہوئی۔ 20 اپریل 2002ء کو بارات سیالکوٹ سے روانہ ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر دارالیمن میں کیا۔ رخصتی کے وقت مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے دن منڈیکی بیریاں سیالکوٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور چوہدری محمد حسین نمبردار آف کھرپا ضلع سیالکوٹ کے نواسے ہیں اس طرح مکرمہ صائمہ حنا صاحبہ مکرم نذیر احمد جٹ صاحب دارالیمن غربی کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے والد محترم عبدالقادر صاحب چند روز سے بوجہ شوگر اور گردوں میں انفیکشن شدید علیل ہیں اور لاہور کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم ملک رشید احمد صاحب سابق امیر ضلع اٹک چند ماہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے چلنا پھرنا بھی بہت مشکل ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کی بحالی اور درازی عمر کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

محترم عبدالمنان صاحب دہلوی سابق باڈی گارڈ آجکل بخار اور شدید نقاہت کے باعث بہت علیل ہیں احباب جماعت سے اس قدیمی اور مخلص خادم سلسلہ کی صحت و تندرستی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد صدیقی صاحب دارالنصر غربی حلقہ منعم حال لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم لطیف احمد صاحب صدیقی ابن مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی حلقہ منعم کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 12 مئی 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے' اسی دن بعد نماز مغرب بیت مہدی میں ان کی نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر حلقہ دارالنصر غربی منعم نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور ان کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 19 مئی 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹریننگ پروگرام میڈیکل ٹرانسکرپشن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے میڈیکل ٹرانسکرپشن کا ایک ٹریننگ پروگرام مورخہ یکم جون 2002ء سے شروع کیا جا رہا ہے' روزانہ شام کے وقت 4 گھنٹے تدریس ہوا کرے گی۔ اور 5 ماہ میں یہ کورس مکمل ہوگا۔ فیس نہایت مناسب ہوگی۔ کورس میں شرکت کیلئے ایسے احمدی طلبہ و طالبات درخواست دے سکتے ہیں جو

- کم از کم ایف ایس سی (ترجیحاً پری میڈیکل) ہوں
- کمپیوٹر کی بنیادی معلومات رکھتے ہوں
- انگریزی زبان خصوصاً Spoken English اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں۔

خواہشمند افراد سندات کی نقول کے ہمراہ اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب جماعت یا مکرم امیر صاحب کی تصدیق سے 16 مئی 2002ء تک مرکز ارسال فرما دیں۔ موزوں امیدواروں کا انتخاب بذریعہ انٹری ٹیسٹ و انٹرویو ہوگا جو مورخہ 19 مئی بروز اتوار کانفرنس ہال بلڈ بینک ایوان محمود میں لیا جائے گا۔

(مہتمم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

☆ منگل	14-مئی	زوال آفتاب	:	1-05
☆ منگل	14-مئی	غروب آفتاب	:	7-59
☆ بدھ	15-مئی	طلوع فجر	:	4-36
☆ بدھ	15-مئی	طلوع آفتاب	:	6-10

دہشت گردی کی روک تھام کیلئے نئی پالیسی

ملک سے دہشت گردی کی روکتھام کیلئے غیر قانونی طور پر مقیم افریقن اور عربی نسل کے تمام غیر ملکیوں کو نکالنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جبکہ افغانستان کے پاکستان میں موجود شہریوں کے بارے میں نرم پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اہم حکومتی ذرائع کے مطابق خودکش دھماکوں اور دہشت گردی میں افریقن اور عربی نسل کے لوگوں کا ہاتھ نظر آ رہا ہے۔ جس کی روشنی میں ان غیر ملکیوں کی خصوصی چیکنگ شروع کر دی گئی ہے۔

صدر مملکت کے احکامات کی روشنی میں تمام گورنرز اپنے صوبوں کے ضلعی ناظمین کے اجلاس لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے بلایا کریں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام صوبے مذہبی دہشت گردوں کی فہرستیں بنائیں۔

پاک افغان فضائی رابطہ 23 سال بعد بحال

1979ء میں افغانستان پر سوویت یونین کی جارحیت کے نتیجے میں افغانستان اور پاکستان کے مابین معطل ہونے والا فضائی رابطہ 23 سال بعد بحال ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں افغانستان کا ایک اعلیٰ سطحی 19 رکنی تجارتی وفد آریانہ ائر لائنز کی پرواز کے ذریعے اسلام آباد پہنچا۔ اس موقع پر ہوائی اڈے پر اسلام آباد میں مقیم افغانستان کے قائم مقام سفیر رحمت موسیٰ غازی بھی موجود تھے۔

کسی پر کراچی دھماکے کی ذمہ داری نہیں

باقی صفحہ 8 پر

بواسیر خونی، بادی کیلئے
صرف ایک خوراک
پائلز کوّر کیپسول
PILES COVER
ریسرچ ہومیوفارما (رجسٹرڈ) لاہور 0320-4890339
سٹاکسٹ: محمود ہومیوپیتھک اقصیٰ چوک ربوہ فون 214204

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 2273094-2873030-2873680
فون ڈائریکٹ: 2275794 فیکس: 2825111
Email:multiskytours@hotmail.com

ہمارے پاس مضبوط باڈی کے کولر زنگ سے پاک بہترین پمپ پنکھا ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ نہایت معقول قیمت میں دستیاب ہے نیز ہر قسم کے کولر کی فیس تبدیل کروائیں علاوہ ازیں اپنے پرانے پیڈسٹل و سیلنگ فین دیکر نئے حاصل کر سکتے ہیں
تاج الیکٹرک سٹور
بالمقابل بیت اقصیٰ ربوہ فون: 213765

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک	لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 120ML بمعہ ڈاک خرچ 150/- 210/-
کالکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)	مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے ایک مکمل ٹانک ہے، نیز وقت سے پہلے بالوں کو سفید ہونے اور گرنے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ 100/- 360/-
ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل) امراض معدہ و پیٹ	تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ 100/- 360/-

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ G.H.P کی معیاری، زود اثر سیل بند پوٹینسی

دوائی کی طاقت و پیکنگ	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	20 گرام گولیاں
6X/30/200/1000	8/-	10/-	12/-	8/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-	12/-

خوبصورت بریف کیس بمع 80 - سیل بند ادویات	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	GHP-20ML مرکب ادویات
	1000/-	1200/-	1300/-	2000/-

اس کے علاوہ جرمن سیل بند پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، مرکبات، ہومیوپیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر خریدیں۔
تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

بقیہ صفحہ 7

ڈالیں گے ملک بھر میں کریک ڈاؤن پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ گرفتاریاں دہشت گردوں کی شناخت کے لئے مشق ہیں۔ پانچ چھ دھماکوں میں بھارت ملوث ہے۔ فرقہ واریت میں ملوث افراد کو رہا نہیں کیا گیا۔ صرف ایسے لوگ چھوڑے گئے ہیں جو بے گناہ تھے۔ نوے فیصد ملزموں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ ٹھوس ثبوت کے بغیر کسی پر کراچی دھماکے کی ذمہ داری نہیں ڈالیں گے۔

فرانس ماہرین کے تابوت پیرس پہنچ گئے
کراچی میں بم دھماکہ سے ہلاک ہونے والے فرانسیسی انجینئروں اور ٹیکنیک کاروں کے تابوت بذریعہ طیارہ فرانس پہنچ گئے۔ تابوت وصول کرنے کیلئے اعلیٰ فرانسیسی حکام کے ہمراہ ہلاک ہونے والوں کے لواحقین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر نہایت دلدوز مناظر دیکھنے میں آئے۔

آئینی ترمیم تیار عام انتخابات میں 18 سال کے نوجوان کو ووٹ کا حق دینے کیلئے آئینی ترمیم تیار کرلی گئی ہے۔ آئندہ چند روز تک اس کا باضابطہ اعلان ہوجائے گا

ملک بھر میں شدید گرمی 19 ہلاک ملک بھر میں شدید گرمی کا سلسلہ جاری ہے۔ گرد آلود تیز ہوائیں اور لو دن بھر جھلساتی رہی۔ گرمی کی شدت سے مختلف شہروں میں 19 افراد جاں بحق اور درجنوں بے ہوش ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ پڈعیدن سندھ میں درجہ حرارت 51.5 ڈگری سنٹی گریڈ نوابشاہ میں 51 اور لاہور میں 45.5 تک پہنچ گیا اس شدید گرمی کی لہر سے سڑکیں سنسان ہوگئیں اور لوگ سارا دن گھروں میں رہنے پر مجبور ہوگئے۔ ربوہ میں بھی گرمی کی شدید لہر موجود ہے تاہم گزشتہ روز ہلکے بادل آنے پر گرمی کی شدت کچھ کم ہوئی ہے۔

پاک فوج سرحدوں پر موجود رہے گی صدر مملکت کے ترجمان اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ جب تک بھارت کی ڈیفنس اور ایٹیک فارمیشنز سرحدوں سے واپس نہیں جاتیں پاک فوج بھی سرحدوں پر موجود رہے گی۔

آزاد کشمیر پر حملے کی بھارتی دھمکی بھارت نے امریکہ اور مغربی ممالک کو پیغام دیا ہے کہ اگر پاکستان کی طرف سے سرحد پار مداخلت بند نہ کرائی گئی تو وہ آزاد جموں و کشمیر میں محدود جنگ کا آغاز کرسکتا ہے اس بات کا دعویٰ ہندوستان ٹائمز میں شائع ہونے والی رپورٹ میں مغربی سفارتی ذرائع کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

خصوصی ایٹمی ہتھیار بنانے کی اجازت
امریکی ایوان نمائندگان نے صدر بش پر زور دیا ہے کہ وہ روس کے اس ایٹمی تجرباتی مقام تک رسائی کے اقدامات کریں کیونکہ روس ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے کیلئے تیاریوں میں مصروف ہے۔ امریکی صدر سے یہ مطالبہ ایوان نمائندگان نے 383 ارب ڈالر کے دفاعی بجٹ کے موقع پر بل میں ترمیم کرتے ہوئے کیا۔

بقیہ صفحہ 1

سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اندازاً اگست 2002ء میں ہوگا۔ امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے۔ امیدواران کو ہدایت کریں کہ وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خوشخبری
احمدیہ فری ہومیو پیتھک
ڈسپنسریوں کے لئے ملکی و غیر ملکی تمام ادویات نیز گلوبیولز ڈسکس شوگر آف ملک وغیرہ پر خصوصی رعایت
کیوریٹو ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
14۔ علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور
فون: 042-6372867

ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں
اہل ربوہ کے پرزور مطالبہ پر اتوار کے علاوہ بھی آپریشن کی سہولت مہیا کردی گئی ہے۔ الحمدللہ
اپنے آپریشن کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔ انشاء اللہ
کنسلٹنٹ سرجن۔ ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے
کنسلٹنٹ فزیشن ہر اتوار و بدھ بعد نماز عصر
گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ ہر روز آؤٹ ڈور میں
جنرل فزیشن و سرجن ہر روز۔ معیار بھی اور بچت بھی
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

ایم موسیٰ اینڈ سنز
100 YEARS
ڈیلرز۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آر ٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان دتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

GUILD KEY — mta
ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل ریسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی ڈیجیٹل پیکج دستیاب ہیں نیز اے سی، سپلٹ یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد
فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور
فون 5150862 5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز، معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل Knp_pk@yahoo.com

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

برائے فروخت
دو چھوٹے مووی کیمرے (PANASONIC MC20)
برائے فروخت۔ مناسب قیمت
رابطہ فون نمبر 04524-212434

چوہدری اکبر علی پروپرائٹر موبائل: 0300-9488447
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

After a great success in MCSE,OCP,JCP and Basics in computer and a hot start in English language and Deutsch soon to be started
MACLS NOW BRINGS YOU A WONDERFUL
GRAPHICS PACK
* Flash * Adobe * Corel Draw 9
* Ulead Cool * Kai's Supper Goo * Flex
COME TO A MARVELLOUS WORLD OF COLOUR AND LIFE IN WEB AND TEXTILE DESIGNING
Modern Academy of Computer and Language Studies Ph:212088

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61